عروۃ الوثقیٰ، قیومِ ثانی

حضرت محمد معصوم قدس سرہٗ القیوم

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی محمد معصوم، کنیت ابوالخیرات، لقب مجدالدین اور خطاب عروۃ الوثقیٰ ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجددالف ثانی قدس سرہٗ العزیز کے فرزندِ ثالث، جانشین اور قیومِ ثانی ہیں نیز امیرالمومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد میں سے ہیں۔ آپ خدو خال، قدر وکمال، سیرت وکرداراور موارف واحوال میں اپنے والد گرامی کے ساتھ گہری مناسبت ومشابہت رکھتے ہیں۔ انہی حضرات القدس کی نسبت ہی آپ کی قدرومنزلت کے لئے کافی ہے۔

پیدائش:

آپ کی پیدائش ۱۱ شوال المکرّم ۱۰۰۷ھ بمطابق ۷ مئی ۱۵۹۹ کو بستی ملک حیدر میں ہوئی۔ آپ کے والد حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے فرزند محمد معصوم کی ولادت ہمارے لئے بہت مبارک ثابت ہوئی۔ ان کی ولادت باسعادت کے چند ماہ بعد مجھے خواجہ بے رنگ حضرت باقی باللہ احراری قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوئی اور تمام علوم ومعارف حاصل ہوئے۔

ایامِ طفولیت:

آپ بچپن ہی سے عام بچوں کی طرح رویا نہیں کرتے تھے ماہِ رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نوش نہ فرماتے تھے البتہ نمازِ مغرب کے بعد سیر ہوکر دودھ نوش فرماتے۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے چاند کے متعلق لوگوں کو شبہ ہوا کہ طلوع ہوا ہے کہ نہیں۔ حضرت امام ربانی نے فرمایا کہ دریافت کرو کہ آج محمد معصوم نے دودھ پیا ہے کہ نہیں معلام ہوا کہ نہیں پیا تب حضرت امام ربانی نقدس سرہ نے شرعی وضاحت اور صاحبزادے کی کرامت سے لوگوں کو آگاہ کیا جس کی وجہ سے لوگوں کو اطمینان ہوگیا۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ آپ کے بچپن سے ہی علو استعداد کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ فرزند محمدی علیٰ صاحبہا الصلوات کی استعداد رکھتا ہے اور محمدی المشرب ہے۔

سلوک نقشبندیہ کی تکمیل:

اگرچہ آپ زمانہ طالب علمی سے ہی تحصیل حال میں سرگرم تھے لیکن حصول تعلیم سے فراغت کے بعد پوری طرح اس جانب متوجہ ہوگئے اور اپنے والد گرامی کی عنایات وتوجہات قدسیہ کی بنا پر احوال واسرار خاصہ حاصل کئے۔

آپ نے ایک روز اپنے والد بزگوار سے عرض کیا کہ!

''میں ایک نور دیکھتا ہوں جس سے تمام عالم منور ہے اور وہ نور ذراتِ عالم میں یوں سرایت کئے ہوئے ہے جیسے آفتاب کہ اگر غروب ہو جائے تو سارا عالم ظلمت میں ڈوب جاتا ہے''۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ نے فرمایا:

''تم اپنے وقت کے قطب ہو گے میری اس بات کو یاد رکھنا''

ترویج شریعت اور احیائے سنت:

آپ اپنے والد حضرت امام ربانی قدس سرہ کی طرح طلباء کو قرآن وحدیث اور اصول وفقہ کی تعلیم وتدریس دیا کرتے تھے اسی لئے تفسیر بیضاوی، مشکوٰۃ شریف، ہدایہ، تلویح اور عضدی جیسی ادق اور مشکل کتابوں کو پڑھانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ شیخ المشائخ حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بے دینی اور بدعت کے خلاف جو تحریک چلائی تھی آپ کے دورِ خلافت میں بارآور ہو رہی تھی۔

جہانگیر کے انتقال کے بعد شاہ جہاں آپ کی خدمت بابرکت میں سلطنت کے لئے دعا وتوجہ کا خواستگار ہوا چنانچہ آپ نے سلطنت کی نیابت کا حکم اسے سرکارِ دوعالم ﷺ سے دلایا اور حکومت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

''تمہاری سلطنت تو حضرت امام ربانی قدس سرہ کے کشف سے ثابت ہو چکی ہے ہماری نظر میں اظہر من الشمس معلوم ہوتی ہے''

شاہ جہاں یہ خوشخبری سن کر باغ باغ ہو گیا اور آپ سے اجازت لے کر رخصت ہوا اور تخت حکومت پر متمکن ہونے کے بعد سرہند شریف میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کے مزارِ انور پر حاضری دی۔

شاہ جہاں نے اپنے دورِ حکومت میں تین لاکھ مساجد اور ایک لاکھ مدارس تعمیر کروائے جہاں دینِ اسلام کی تعلیم وتبلیغ کا فریضہ سر انجام ہوتا جو بدعات ومنکرات کے خاتمہ اور اسلام طرز حیات کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔ شاہجہاں کے بعد ''اورنگ زیب اور داراشکوہ'' کے درمیان تخت نشینی کی جنگ ہوئی جس میں داراشکوہ کو شکست ہوئی بالآخر حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی اور دیگر علماء کرام کی پشت پناہی اور نظرِ کرم سے آپ تخت نشینی کے لئے منتخب ہوئے مختصر یہ کہ اورنگ زیب کے دورِ حکومت میں احکامِ شریعہ کا نفاذ اور شعائر اسلام کو وقار اور سنتِ نبوی کو خوب رواج ملا۔ لاہور کی ''شاہی مسجد'' اور **''فتاویٰ عالمگیر''** اس دور کی عظیم یادگاریں ہیں۔

صحبت وتوجہ:

حضرت امام ربانی قدس سرہ کے وصال کے بعد جب حضرت خواجہ معصوم سرہندی مسند پر جلوہ افروز ہوئے تو پچاس ہزار افراد نے آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی جن میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کے دو ہزار خلفاء بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت وتوجہ میں عجیب تاثیر رکھی تھی کہ ایک ہفتے میں سالکین راہِ طریقت پر فنائے قلب کے اسرار ظاہر ہونے لگتے تھے جو بات سالوں میں حاصل ہوا کرتی تھی وہ مہینوں اور ہفتوں میں حاصل ہونے لگی۔ تقریباً سات ہزار خلفاء شریعت وخلفاء کی ترویج کے لئے تیار کیا اور روئے زمین کے طول وعرض میں مساجد، مدارس وخانقاہیں قائم کرنے پر اپنے خلفاء کو مامور کیا۔ آپ کی ذات میں ایسی جاذبیت اور مقناطیسیت تھی کہ دنیا کے کونے کونے میں عامتہ المسلمین، ارکانِ سلطنت، امرائے مملکت کے علاوہ دیگر ممالک کے سلاطین بھی آپ کی بیعت و نیازمندی کا دم بھرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے خلفاء وفرزندوں کی وساطت کے بغیر براہِ راست نو لاکھ افراد آپ کے مرید ہوئے۔ آپ سے پہلے کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس کی خدمت میں اس مریدین کا ہجوم ہو۔

تصانیفِ عالیہ:

آپ کی تالیفات لطیفہ بالعموم اور مکتوباتِ شریفہ بالخصوص ادب وانشاء کا عظیم شاہکار ہیں مکتوباتِ معصومیہ دفتر اول کی ترتیب وتدوین آپ کے صاحبزادہ سوم حضرت خواجہ محمد عبید اللہ قدس سرہ نے فرمائی یہ دفتر ۲۳۹ مکاتیب پر مشتمل ہے۔ دفتر دوم آپ کے صاحبزادہ پنجم حضرت خواجہ سیف الدین قدس سرہ کے حکم سے آپ کے خلیفہ مولانا شرف الدین حسین قدس سرہ نے مرتب ومدون فرمایا جس میں ۱۵۸ مکتوبات ہیں جبکہ دفتر سوم آپ کے صاحبزادہ قیوم ثالث حضرت خواجہ محمد نقشبند قدس سرہ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عاشور بخاری رحمتہ اللہ نے جمع وتدوین کیا جس میں ۲۵۵ مکتوبات شریف ہیں۔

علاوہ ازیں مکاشفاتِ عینیہ، یواقیت الحرمین اور اذکارِ معصومیہ آپ ہی کی مرتب فرمودہ ہیں۔

وصال:

آپ بروز شنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو بعد نمازِ اشراق سکراتِ موت کے عالم میں سورہ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے خالقِ حقیقی کو جا ملے۔ آپ کی عمر ۷۱ برس ہے اور آپ کا مزار سرہند شریف میں ہے۔

ملفوظات شریفہ

توبہ و استغفار:

اگر گناہ سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ و استغفار سے اس کا تدراک کرے اگر گناہ پوشیدہ ہو تو توبہ بھی پوشیدہ کرے اگر گناہ علانیہ سرزد ہو توبہ بھی علانیہ کرے اگر توبہ کی توفیق جلد نصیب نہ ہو تو ہر وقت توبہ کرتا رہے۔

خورد و نوش میں اعتدال:

سالک خورد و نوش میں اعتدال کرے نہ اس قدر کھائے کہ طاعت میں سستی پیدا ہو اور نہ اس قدر کمی کرے کہ ذکر و اطاعت سے باز رہے حضرت شاہِ نقشبند قدس سرہ کا قول ہے کہ ''لقمہ تر کھاؤ اور عمل صالح کرو''۔

استفادہ انعکاسی:

کسی مرید نے آپ کو لکھا کہ پیر مریدوں کے حالات کو نہ جاننا نقص ہے اور فرمایا ہمارے طریقہ میں صحابہ کرام اجمعین کا طریقہ ہے ایسا علم نہ پیر کے لئے ضروری ہے نہ مرید کے لئے بلکہ اس طریقت میں استفادہ انعکاسی ہے۔ خربوزہ جو آفتاب کی حرارت سے پکتا ہے اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آفتاب کو پکانے اور خربوزے کو پکنے کا علم ہو۔

خندہ پیشانی:

ہر نیک و بد کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیئے جو شخص عذر پیش کرے اُس کا عذر قبول کرے دوسروں پر اعتراض کم کرے اور نرم و ملائم طریقہ سے گفتگو کرے۔

حضرت شیخ عبداللہ فرماتے ہیں کہ!

''درویشی نماز روزہ اور شبِ بیداری میں نہیں ہے کیونکہ یہ تو بندگی کے اسباب ہیں بلکہ درویشی تو یہ ہے کہ نہ کسی سے ناراض ہو اور نہ کسی کو ناراض کرے اگر یہ دولت حاصل ہوجائے تو واصل ہوجائے گا''